حدیث غدیر اور لفظ مولیٰ

بقلم: مولانا سید ابو ہشام نجفی صاحب

نشر و اشاعت: ادارہ تحفظ عقائد تشیع

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی خیر خلقه وأفضل بریته محمد وعترته الطاهرین، واللعن الدائم علی أعدائهم أجمعین إلی یوم الدین

حدیث غدیر اور لفظ مولیٰ

حدیث غدیر میں لفظ (مولیٰ) اور فہم سلف میں ناصبیوں کی خیانتیں

۲۸ جولائی سنہ ۲۰۲۱

بقلم: مولانا سید ابو ہشام نجفی صاحب

نشر و اشاعت: ادارہ تحفظ عقائد تشیع

حدیث غدیر وہ مشہور و معروف اور متواتر حدیث ہے جس کا انکار ممکن نہیں۔

اس حدیث کے متعلق ابن شاہین متوفی 385 ھ لکھتا ہے:

وَقَدْ رَوَى حَدِيثَ غَدِيرِ خُمٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ مِائَةِ نَفْسٍ، وَفِيهِمُ الْعَشَرَةُ، وَهُوَ حَدِيثٌ ثَابِتٌ، لَا أَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً. تَفَرَّدَ عَلِيٌّ بِهَذِهِ الْفَضِيلَةِ، لَمْ يَشْرَكْهُ فِيهَا أَحَدٌ.

حدیث غدیر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً سو صحابہ نے روایت کیا ہے جن میں عشرہ (مبشرہ) بھی شامل ہیں ،وہ ایسی ثابت حدیث ہے جس میں کسی بھی قسم کی علت نہیں پائی جاتی، اس فضیلت میں علی (علیہ السلام) منفرد ہیں اس میں کوئی آپ کا شریک نہیں ہے ۔

شرح مذاهب أهل السنة ومعرفة شرائع الدين والتمسك بالسنن ص 103

حدیث غدیر کا انکار تمام احادیث کا انکار ہوگا ،لہذا ناصبیوں کو اتنی جرات تو نہیں کہ وہ اس حدیث کا انکار کر دیں (البتہ بعض بدبختوں نے یہ بھی کیا ہے، مگر اس عمل سے حدیث کی صحت پر تو کوئی اثر نہیں پڑا مگر انکار کے سبب وہ ذلیل و خوار ہو گئے) البتہ معنوی تحریف ضرور کرتے ہیں لہذا کہتے ہیں حدیث غدیر میں مولیٰ سے مراد دوستی ہے چنانچہ یہ ترجمہ کرتے ہیں (جس کا میں دوست اس کے علی دوست) غلام مصطفی ظہیر امن پوری ناصبی اہل حق کے رد کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بیہقی کے کلام سے استدلال کرتا ہے :

(اس باب میں انہوں نے بے شمار حدیثیں بھی وضع کی ہیں، صحیح حدیث "من كنت مولاه فعلي مولاه" میں مولا کا معنی "والی" کرتے ہیں، جو کسی بھی صورت میں درست نہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَأَمَّا حَدِيثُ الْمُوَالِاةِ فَلَيْسَ فِيهِ۔ إِنْ صَحَّ إِسنَادُه،۔ نَصٌّ عَلٰى وَلَايَةِ عَلِيِّ بَعْدَه، ـــــ فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَذْكُرَ اخْتِصَاصَه، بِهِ وَمَحبَّتَه، إِيَّاهُ

وَيَحُثُّهُمْ بِذَالِکَ عَلٰی مَحَبَّتِهِ وَمُوَالاتِهِ وَتَرْکِ مُعَادَاتِهِ فَقَالَ : مَنْ کُنْتُ وَلِيَّه، فَعَلِيٌّ وَلِيُّه، وَفِي بَعْضِ الرُّوَايَاتِ : مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ أَللّٰهُمَّ وَالِ مِنْ وَالاهُ وَعَادِ مِنْ عَادَاهُ . وَالْمُرَادُ بِهِ وَلَاءُ الْإِسْلَامِ وَمَودَّتُه،، وَعَلَی الْمُسْلِمِينَ أَنْ يوَالِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَا يُعَادِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَهُوَ فِي مَعْنٰی مَا ثَبَتَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّه، قَالَ : وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّه، لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنَّه، لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.

"حدیث موالاۃ ، اگر صحیح ہے، تو اس میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بلا فصل ہونے پر کوئی نص نہیں-------نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی خصوصیت و محبت کا ذکر کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو ان سے محبت و موالات کرنے کا اور ان سے عداوت کو ترک کرنے پر ترغیب دے رہے ہیں۔ یہاں مراد اسلام کا تعلق اور اسلام کی محبت ہے۔آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا:" جس کا میں دوست ہوں، اس کے علی دوست ہیں۔ "دوسری روایت میں ہے :"جس کا میں دوست ہوں اس کے علی دوست ہیں۔ اللہ! جو علی سے محبت کرے، تو بھی اس سے محبت کر اور جو علی سے بغض وعداوت رکھے، تو بھی اس سے عداوت رکھ۔" لازم ہے کہ مسلمان ایک دوسرے سے محبت رکھیں، دشمنی نہ

رکھیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث میں یہی معنی بیان ہوا ہے :" اس ذات کی قسم، جس نے دانے کو پھاڑا اور جان پیدا کی! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وعدہ دیا تھا کہ مجھ سے کوئی مومن ہی محبت کرے گا اور مجھ سے عداوت کوئی منافق ہی رکھے گا۔"

(الإعتقاد، ص ٣٥٤)

http://mazameen.ahlesunnatpk.com/wilayat-e-ali-r-z(/

بیہقی نے اپنے اس باطل دعوے پر کوئی دلیل نہیں دی، اور یہی حالت دیگر ناصبیوں کی بھی ہے وہ بھی بغیر کسی دلیل کے مولی کے معنی دوست تسلیم کرتے ہیں حالانکہ ان کے اس باطل عقیدہ کی رد میں سیکڑوں دلیلیں ہیں ہم سب سے چشم پوشی کرتے ہوئے فقط ایک روایت سے استدلال کریں گے جس سے واضح ہو جائے گا کہ حدیث غدیر میں لفظ مولی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی مراد دوست نہیں بلکہ ولی ہے ۔

ناصبیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن و حدیث کی تاویل و تفسیر کا انحصار فہم سلف پر ہے ،ناصبیوں کی اصطلاح میں فہم سلف کا مطلب ہے (قرآن و سنت کا فقط وہی معنی صحیح ہے جو صحابہ، تابعین، تبع تابعین نے سمجھا ہو) ناصبیوں کے یہاں فہم سلف حجت ہے، وہ سلف کی مخالفت کو گمراہی سمجھتے ہیں، گویا یہ نام نہاد غیر مقلد اسلاف کے اندھے مقلد ہیں، فہم سلف کی حجیت پر ناصبیوں نے بہت کچھ لکھا ہے بطور دلیل فقط دو ناصبیوں (غلام مصطفی امن پوری اور اس کا چیلا ابو یحیی نور پوری -Tom

(and Jerry کے مضامین کے اقتباسات پیش کرتے ہیں جو انہوں نے فہم سلف کی حجیت پر لکھے ہیں :

غلام مصطفی امن پوری کا مضمون محدث فورم پر (کیا فہم سلف حجت ہے ؟)کے نام سے موجود ہے :

https://forum.mohaddis.com/threads/%DA%A9%DB%8C%D8%A7-%D9%81%DB%81%D9%85-%D8%B3%D9%84%D9%81-/%D8%AD%D8%AC%D8%AA-%DA%BE%DB%92%D8%9F.38045

اگر ہم تمام اختلافات دور کرنا چاہتے ہیں تو قرآن و سنت کا وہی مفہوم لینا شروع کر دیں جو صحابہ، تابعین اور تبع تابعین لیتے تھے۔ ان کے بارے میں خیر و بھلائی کی گواہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ یقیناً یہ لوگ اہل حق تھے صراط مستقیم پر تھے، لہذا اگر ہم قرآن و سنت کو ان کی طرح سمجھنے لگیں گے تو باہمی اختلافات خود بخود ختم ہو جائیں گے اور صحیح اسلام ہمیں مل جائے گا، یوں ہم بھی صراط مستقیم پر چلنے لگیں گے۔

فہم سلف کی حجیت میں محدثین کرام اور ائمہ دین میں کوئی اختلاف نہ تھا۔ وہ سب فہم سلف کو حجت سمجھتے تھے۔

-------------حافظ ابن القیم الجوزیہ رحمہ اللہ کا یہ شعر بڑا برموقع ہے :

العلم قال الله، قال رسوله' قال الصحابة، ليس بالتمويه

"علم وہ ہے، جو اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور صحابہ کرام کا فرمان ہو، ملمہ سازی علم نہیں۔"

--------نیز سلفی دعوت کے اصول بیان کرے ہوئے فرماتے ہیں :

والدعامة الثالثة : وهو مما تتميز به الدعوة السلفية على كل الدعوات القائمة اليوم على وجه الأرض، ما كان منها من الإسلام المقبول، وما كان منها ليس من الإسلام إلا اسماً، فالدعوة السلفية تتميز بهذه الدعامة الثالثة، ألا وهى : أن القرآن والسنة يجب أن يفهما على منهج السلف الصالح من الصحابة والتابعين و أتباعهم، أى : القرون الثلاثة المشهود لهم بالخيرية بنصوص الأحاديث الكثيرة المعروفة، وهذا مما تكلمنا عليه بمناسبات شتى، و أتينا بالأدلة الكافية التى تجعلنا نقطع

بأن كل من يريد أن يفهم الإسلام من الكتاب والسنة بدون هذه الدعامة الثالثة فسيأتى بإسلام جديد، وأكبر دليل على ذلك الفرق الإسلامية التى تزداد فى كل يوم، والسبب فى ذلك هو عدم التزامهم هذا المنهج الذى هو الكتاب والسنة وفهم السلف الصالح.

اور تیسرا اصول جس سے سلفی دعوت آج روئے زمین پر موجود تمام اسلامی یا نام نہاد اسلامی دعوتوں سے ممتاز ہے، وہ (کتاب و سنت کے ساتھ تیسرا اصول یہ ہے کہ کتاب و سنت کو سلف صالحین، یعنی صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے طریقے کے مطابق سمجھنا واجب ہے۔ یہ وہ تین بہترین زمانے ہیں، جن کی بھلائی کی گواہی بہت سی مشہور و معروف احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دی گئی ہے۔ ہم اس موضوع پر مختلف مناسبتوں سے بات کر چکے ہیں اور ایسے تسلی بخش دلائل دے چکے ہیں، جن سے قطعی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جو بھی شخص اس تیسرے اصول کے بغیر کتاب و سنت کو سمجھنے کی کوشش کرے گا، وہ ایک نیا اسلام متعارف کرائے گا۔ اس پر بڑی واضح دلیل یہ ہے کہ روز بروز اسلامی فرقے

بڑھتے جا رہے ہیں۔ اس کا سبب کتاب و سنت کے فہم میں سلف صالحین کے منہج کو لازم نہ پکڑنا ہے۔" (دروس للشیخ محمد ناصر الدین الالبانی : ۳۱/۳ من مکتبۃ الشاملۃ)

نیز سلفی لوگوں (اہل حدیث) کے بارے میں لکھتے ہیں :

إنّهم يدعون إلى فهم الكتاب و السنّة على منهج السلف الصالح، لا يكتفون فقط بدعوة المسلمين إلى الرجوع إلى الكتاب والسنة، بل يزيدون على ذلك إلى الرجوع إلى الكتاب والسنّة على منهج السلف الصالح.

"وہ کتاب و سنت کو سلف صالحین کے منہج کے مطابق سمجھنے کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کو صرف کتاب و سنت کی طرف دعوت دینے پر اکتفا نہیں کرتے، بلکہ اس پر یہ اضافہ بھی کرتے ہیں کہ کتاب و سنت کو سلف و صالحین کے طریقے کے مطابق سمجھا جائے۔" (دروس الشیخ الالبانی : ۳۸/۱۵)

اب سلفی لوگوں اور سلف صالحین سے کیا مراد ہے؟ شیخ موصوف کی زبانی ملاحظہ فرمائیں :

الدعوة السلفيّة : نسبة إلى السلف وفي اللغة : هم القوم المتقدّمون، و يراد بهم فى الاصطلاح : أنهم القرون الثلاثة الخيرة الّتى جاء الثناء عليها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فى قوله : ”خير القرون قرنى، ثم الذين يلونهم، ثم الذين يلونهم ثم يأتى من بعد ذلك أناس يشهدون ولا يستشهدون، ويخونون ولا يؤتمنون، ويكون فيهم الكذب“، فهؤلاء بشهادة رسول الله صلى الله عليه وسلم- أى لهذه القرون الثلاثة- أنّهم خير القرون، ولا شك أن هديهم وطريقتهم وسنتهم هي خير الهدى وخير السنن و خير الطرائق، و يقابل السلف الخلف، وهم الّذين جاء وا بعده هذه القرون الثلاثة، و نحن نعلم أنه قد اختلفت طريقة السلف عن الخلف فى كثير من الأمور، فقد ظهرت بعد القرن الثالث أمور لم تكن ...

”سلفی دعوت، سلف کی طرف منسوب ہے، لغوی اعتبار سے سلف سے مراد پہلے لوگ ہیں اور اصطلاح میں وہ تین بہترین زمانے ہیں، جن کی

تعریف و توصیف اس فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے کہ سب سے بہترین زمانہ میرا ہے، پھر وہ لوگ جو ان کے متصل بعد ہوں گے اور پھر وہ لوگ جو ان کے متصل بعد ہوں گے، پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے، جو گواہی دیں گے، حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ وہ خیانت کریں گے اور ان کو امین نہیں سمجھا جائے گا۔ ان میں جھوٹ رواج پا جائے گا۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی کے مطابق یہ تین زمانے سب زمانوں سے بہترین ہیں۔ بلاشبہ ان کا طریقہ، ان کا راستہ اور ان کا منہج ہی سب طریقوں، راستوں اور مناہج سے بہترین ہے۔ سلف کے مقابلے میں خلف کا لفظ ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو ان تین زمانوں کے بعد آئے۔ ہمیں معلوم ہے کہ بہت سے امور میں سلف کا طریقہ خلف سے مختلف ہے، کیونکہ تیسری صدی کے بعد بہت سے ایسے امور ظاہر ہو گئے تھے، جو پہلے نہ تھے ..." (دروس الشیخ الالبانی : ۳۸/۲)

قرآن و سنت کے دلائل سے مزین و مدلل محدث البانی رحمہ اللہ کے ان دروس سے معلوم ہوا کہ کتاب و سنت کا وہی فہم معتبر ہے، جو صحابہ و

تابعین اور تبع تابعین نے لیا ہے۔ اگر کوئی بعد والا شخص قرآن کریم کی کسی آیت یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث کا ایسا مفہوم لیتا ہے جو سلف صالحین کے خلاف ہو تو اس پر عمل کرنا سوائے گمراہی کے اور کچھ نہیں۔ یہی سبیل المؤمنین ہے جس کے التزام کا حکم قرآن و حدیث نے کتاب و سنت کے التزام کے ساتھ ہی دیا ہے۔ یہی ائمہ دین اور محدثین کا طریقہ ہے اور یہی اہل الحدیث کا منہج ہے۔

نورپوری کا مضمون امن پوری کی بدنام زمانہ ماہنامہ السنہ میں شائع ہوا (فہم سلف اور اہل حدیث کے نام سے)

http://mazameen.ahlesunnatpk.com/fahme-salaf-pr-/ahlehadith

اہل حدیث کی خصوصیات میں سے خصوصی شرف و امتیاز یہ ہے کہ وہ سلف صالحین کے منہج و فہم کے علمبردار ہیں۔وہ اپنی عقل و دانش کی بنیاد پر قرآن و حدیث کو نہیں سمجھتے،بلکہ سلف صحابہ کرام اور ائمہ دین و

محدثین کے فہم پر اکتفا کرتے ہوئے قرآن و حدیث کے مفاہیم و معانی اور مطالب معین کرتے ہیں۔بعض لوگ اس پر بہت سے سطحی اشکالات وارد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ تو سلف کی تقلید ہوئی اور اہل حدیث تو تقلید کو بُرابھلا کہتے ہیں۔ہاں! اگر اسے لغوی طور پر تقلید،جس کا اطلاق کبھی پیروی پر بھی ہو جاتا ہے،کہہ دیا جائے توکوئی حرج نہیں،لیکن فہم سلف کا التزام اصطلاحی تقلید،یعنی تقلیدِ شخصی نہیں کہا جا سکتا،جو کہ مذموم و ممنوع ہے۔یہ تو سلف صالحین کے اجماعی و اتفاقی منہج و فہم کی پیروی ہے، جو کہ سبیل المومنین اور واجب الاتباع ہے۔یہی وجہ ہے کہ سلف کی پیروی اہل حدیث کا شعار ہے۔

جو شخص یا گروہ شرعی نصوص کو صحابہ وتابعین اور ائمہ دین کے فہم و اجتہاد کے مطابق نہیں سمجھتا،وہ پکا گمراہ ہے۔سلف صالحین کی پیروی در حقیقت رشد و ہدایت اور حق و صداقت تک پہنچنے کا راستہ ہے۔یہی وہ بنیاد ہے جو امت کو انتشار و افتراق سے بچا سکتی ہے اور معاشرے کو صحیح اسلامی عقائد پر استوار کر سکتی ہے۔

------------------شیخ الاسلام،ابو العباس،احمد بن عبد الحلیم، ابن تیمیہ رحمہ اللہ (661-728ھ) فہم سلف کو اختیار کرنے کی ضرورت کو یوں بیان کرتے ہیں :

وَمَنْ تَدَبَّرَ كَلَامَ أَئِمَّةِ السُّنَّةِ الْمَشَاهِيرِ فِي هٰذَا الْبَابِ، عَلِمَ أَنَّهُمْ كَانُوا أَدَقَّ النَّاسِ نَظَرًا، وَأَعْلَمَ النَّاسِ فِي هٰذَا الْبَابِ بِصَحِيحِ الْمَنْقُولِ، وَصَرِيحِ الْمَعْقُولِ، وَأَنَّ أَقْوَالَهُمْ هِيَ الْمُوَافِقَةُ لِلْمَنْصُوصِ وَالْمَعْقُولِ، وَلِهٰذَا تَأْتَلِفُ وَلَا تَخْتَلِفُ، وَتَتَوَافَقُ وَلَا تَتَنَاقَضُ، وَالَّذِينَ خَالَفُوهُمْ لَمْ يَفْهَمُوا حَقِيقَةَ أَقْوَالِ السَّلَفِ وَالْأَئِمَّةِ، فَلَمْ يَعْرِفُوا حَقِيقَةَ الْمَنْصُوصِ وَالْمَعْقُولِ، فَتَشَعَّبَتْ بِهِمُ الطُّرُقُ، وَصَارُوا مُخْتَلِفِينَ فِي الْكِتَابِ، مُخَالِفِينَ لِلْكِتَابِ، وَقَدْ قَالَ تَعَالٰى : (وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتَابِ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ) (البقرة 2 : 176) .

"جو اس بارے میں مشہور ائمہ سنت کے کلام پر غور کرے گا،اسے بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ وہ (علومِ دینیہ پر)سب لوگوں سے زیادہ گہری نظر رکھتے تھے اور اس بارے میں صحیح منقول اور صریح منقول دلائل کا سب سے بڑھ کر علم رکھنے والے تھے۔ان کے اقوال نقلی و عقلی دلائل کے عین

مطابق ہوتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ وہ باہم ملتے جلتے ہیں، مختلف نہیں ہوتے اور باہم موافق ہیں، متناقض نہیں ہوتے۔جن لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے،وہ سلف اور ائمہ دین کے اقوال کو سمجھ نہیں پائے،نہ وہ نقلی و عقلی دلائل کی حقیقت کو جان سکے ہیں۔اس طرح وہ گمراہ ہو کر وحیِ الٰہی میں اختلاف کا شکار ہو گئے اور اس کے مخالف بن گئے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے : (وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْ الْكِتَابِ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ)(البقرة 2 : 176) (اور جن لوگوں نے کتاب[وحی]میں اختلاف کیا ہے،وہ دور کی گمراہی میں جا پڑے ہیں)۔"(درء تعارض العقل والنقل : 2/301)

قرآنِ کریم میں فہم سلف کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے،فرمانِ باری تعالیٰ ہے :

(یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ)(النساء 4 : 59)

"اے ایمان والو! اللہ،اس کے رسول اور اپنے اولی الامر کی اطاعت کرو۔"

اولی الامر کے اول مصداق صحابہ کرام وتابعین اور ائمہ محدثین ہیں۔مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری صحابہ و تابعین اور ائمہ محدثین کے فہم و منہج کے مطابق کرو۔

نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

(فَاِنْ آمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ)(البقرة 2 : 137)

"(میرے نبی کے صحابہ!)اگر یہ لوگ اس طرح ایمان لائیں جس طرح تم ایمان لائے ہو تو وہ ہدایت یافتہ ہوں گے اور اگر وہ اس سے پھر گئے تو وہ گمراہی میں ہوں گے۔"

مزید فرمایا :

(وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ)(التوبة 9 : 100)

"مہاجرین اور انصار میں سے پہلے سبقت لے جانے والوں اور ان کی احسان کے ساتھ پیروی کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا ہے اور وہ اس سے راضی ہو گئے ہیں۔"

یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا جس طرح مہاجرین و انصار صحابہ کرام کے لیے ہے ،اسی طرح ان لوگوں کے لیے بھی ہے جو ان صحابہ کرام کا اتباع کرتے ہیں۔

صحابہ کرام کا اتباع ان کے فہم و اجتہاد میں کرنا ہے،جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خارجیوں سے مناظرہ کرتے ہوئے اسی فہمِ صحابہ ہی کو دلیل بنایا تھا۔آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا تھا :

أَتَيْتُكُمْ مِّنْ عِنْدِ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، لِأُبَلِّغَكُمْ مَّا يَقُولُونَ، الْمُخْبَرُونَ بِمَا يَقُولُونَ، فَعَلَيْهِمْ نَزَلَ الْقُرْآنُ، وَہُمْ أَعْلَمُ بِالْوَحْيِ مِنْكُمْ .

"میں تمہارے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہاجرین و انصار صحابہ کرام کی طرف سے حاضر ہوا ہوں تاکہ تمہیں ان کی بات پہنچاؤں۔وہ ایسے

لوگ ہیں کہ جو (قرآنی و حدیثی دلائل) وہ بیان کرتے ہیں،ان سے باخبر ہیں،ان پر قرآنِ کریم نازل ہوا اور یہ لوگ وحیِ الٰہی کو تم سے بڑھ کر جانتے ہیں۔"

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم : 1/151,150، ح : 2656، وقال : ہٰذا حدیث صحیحٌ علی شرط مسلم، ووافقه الذہبيّ، وسنده، حسنٌ)

امت کے جہالت و ضلالت اور اندھی تقلید سے نکلنے کے لیے فہم سلف کی پیروی ضروری ہے۔جس طرح اہل سنت والجماعت کا ہر گروہ قرآن و سنت کو معیارِ حق قرار دیتا ہے، اسی طرح اس کا ہر فرقہ چار وناچار قرآن وسنت کو فہم سلف کے مطابق سمجھنے کو ضروری قرار دیتا ہے،یوں یہ امت کا اجماعی فیصلہ ہے،لیکن جس طرح قرآن وسنت پر ہر دعویدار عمل نہیں کرتا،اسی طرح فہم سلف کو بھی صرف اہل حدیث ہی صحیح معنوں میں قبول کرتے ہیں۔

یہاں ہم بعض حنفی حضرات کی وہ آراء ذکر کرنا چاہتے ہیں جن میں فہم سلف کی ضرورت و اہمیت اور تقلید کی مذمت بیان ہوئی ہے :

1 علامہ محمدبن علی بن محمد،ابن ابو العز،حنفی رحمہ اللہ (792-731ھ)فرماتے ہیں :

وَكَيْفَ يَتَكَلَّمُ فِي أُصُولِ الدِّينِ مَنْ لَّا يَتَلَقَّاهُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَإِنَّمَا يَتَلَقَّاهُ مِنْ قَوْلِ فُلَانٍ؟ وَإِذَا زَعَمَ أَنَّه، يَأْخُذُه، مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَا يَتَلَقّٰى تَفْسِيرَ كِتَابِ اللّٰهِ مِنْ أَحَادِيثِ الرَّسُولِ، وَلَا يَنْظُرُ فِيهَا، وَلَا فِيمَا قَالَهُ الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ، الْمَنْقُولِ إِلَيْنَا عَنِ الثِّقَاتِ النَّقَلَةِ، الَّذِينَ تَخَيَّرَہُمُ النُّقَّادُ، فَإِنَّہُمْ لَمْ يَنْقُلُوا نَظْمَ الْقُرْآنِ وَحْدَه،، بَلْ نَقَلُوا نَظْمَه، وَمَعْنَاهُ، وَلَا كَانُوا يَتَعَلَّمُونَ الْقُرْآنَ كَمَا يَتَعَلَّمُ الصِّبْيَانُ، بَلْ يَتَعَلَّمُونَه، بِمَعَانِيهِ، وَمَنْ لَّا يَسْلُکُ سَبِيلَہُمْ فَإِنَّمَا يَتَكَلَّمُ بِرَأْيِهٖ، وَمَنْ يَتَكَلَّمُ بِرَأْيِهٖ وَمَا يَظُنُّه، دِينَ اللّٰهِ، وَلَمْ يَتَلَقَّ ذٰلِکَ مِنَ الْكِتَابِ فَهُوَ مَأْثُومٌ وَّإِنْ أَصَابَ، وَمَنْ أَخَذَ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَهُوَ مَأْجُورٌ وَّإِنْ أَخْطَأَ، لٰكِنْ إِنْ أَصَابَ يُضَاعَفُ أَجْرُه، .

"وہ شخص اصولِ دین کے بارے میں کلام کیسے کر سکتا ہے جس نے یہ اصول کتاب و سنت سے اخذ نہ کیے ہوں، بلکہ کسی شخص کے قول سے لیے ہوں۔اگر وہ قرآنِ کریم سے ان اصولوں کے اخذ کرنے کا دعویٰ کرتا ہے تو قرآنِ کریم کی تفسیر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے نہیں لیتا۔وہ نہ احادیث کو دیکھتا ہے ،نہ صحابہ وتابعین کے ان اقوال میں غور کرتا ہے جنہیں ہم تک ان ثقہ راویوں نے پہنچایا ہے جن کو نقاد محدثین نے منتخب کیا تھا۔صحابہ و تابعین (کے اقوال اس لیے ضروری ہیں کہ انہوں) نے صرف قرآنِ کریم کے الفاظ نقل نہیں کیے،بلکہ اس کا معنیٰ بھی نقل کیا ہے۔وہ قرآنِ کریم کو اس طرح نہیں سیکھتے تھے جس طرح بچے (صرف لفظاً) سیکھتے ہیں،بلکہ وہ قرآنِ کریم کو اس کے معانی سمیت سیکھتے تھے۔جو شخص ان کے راستے پر نہیں چلے گا،وہ اپنی رائے سے بات کرے گا اور جو شخص اپنی رائے سے بات کرے گا اور اسے اللہ کا دین سمجھے گا،حالانکہ اس نے یہ رائے وحی سے نہیں لی ہو گی،وہ اگر درست فیصلہ بھی کرے گا تو گناہگار ہو گا۔اس کے مقابلے میں جو شخص کتاب

و سنت سے مسئلہ اخذ کرے گا،اگرچہ وہ غلطی پر ہو،اسے اجر ملے گا۔اگر وہ درستی پر ہوا تو اسے دو اجر ملیں گے۔"

(شرح العقیدۃ الطحاویۃ، ص : 196,195)

یعنی صرف کتاب وسنت کا دعویٰ مبہم ہے،کیونکہ ہر گمراہ فرقہ بھی کتاب و سنت سے مسائل اخذ کرنے کا مدعی ہے۔فیصلہ کن بات یہ ہے کہ کتاب و سنت کو فہم سلف کے مطابق سمجھا جائے اور وحیِ الٰہی سے ایسا کوئی مسئلہ اخذ نہ کیا جائے،سلف جس کے مخالف ہوں۔

2 علامہ،احمد بن عبد الرحیم،المعروف بہ شاہ ولی اللہ،دہلوی،حنفی(1176-1114ھ)

فہم سلف کو فرقہ ناجیہ کا منہج قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

اَلْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ ہُمُ الْآخِذُونَ فِي الْعَقِيدَةِ وَالْعَمَلِ جَمِيعًا، بِمَا ظَهَرَ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَجَرٰى عَلَيْهِ جُمْهُورُ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ، وَإِنِ اخْتَلَفُوا فِيمَا بَيْنَہُمْ فِيمَا لَمْ يَشْتَہِرْ فِيهِ نَصٌّ، وَلَا ظَهَرَ مِنَ الصَّحَابَةِ

اتِّفَاقٌ عَلَيْهِ، اسْتِدْلَالًا مِّنْهُم بِبَعْضِ مَا هُنَالِكَ، أَوْ تَفْسِيرًا لِّمُجْمَلِهِ، وَغَيْرُ النَّاجِيَةِ كُلُّ فِرْقَةٍ انْتَحَلَتْ عَقِيدَةً خِلَافَ عَقِيدَةِ السَّلَفِ، أَوْ عَمَلًا دُونَ أَعْمَالِهِمْ .

"فرقہ ناجیہ (جنتی گروہ) وہ لوگ ہیں جو عقیدہ و عمل دونوں میں وہ بات لیتے ہیں جو کتاب و سنت سے ظاہر ہو اور جس پر جمہور صحابہ و تابعین عمل کرتے ہیں۔ہاں! جن مسائل میں کوئی شرعی نص معروف نہ ہو، نہ اس سلسلے میں صحابہ کرام کا کوئی اتفاق سامنے آیا ہو، اس میں فرقہ ناجیہ کے لوگ بعض آثار سے استدلال کرتے ہوئے یا مجمل نصوص کی تفسیر کرتے ہوئے آپس میں مختلف ہو سکتے ہیں۔اس کے برعکس غیرناجیہ گروہ ہر وہ فرقہ ہے جو ایسے عقیدے سے منسوب ہو جو سلف صالحین (صحابہ و تابعین) کے خلاف ہے یا ایسا عمل اپنائے جو سلف سے ثابت نہیں۔" (حجۃ اللہ البالغۃ : 1/170)

نیز فرماتے ہیں : إِنَّ الْأُمَّةَ اجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ يَّعْتَمِدُوا عَلَى السَّلَفِ فِي مَعْرِفَةِ الشَّرِيعَةِ، فَالتَّابِعُونَ اعْتَمَدُوا فِي ذٰلِکَ عَلَى الصَّحَابَةِ، وَتَبَعُ التَّابِعِينَ اعْتَمَدُوا عَلَى التَّابِعِينَ، وَهٰكَذَا فِي كُلِّ طَبَقَةٍ اعْتَمَدَ الْعُلَمَاءُ

عَلٰى مَنْ قَبْلَہُمْ، وَالْعَقْلُ يَدُلُّ عَلٰى حُسْنِ ذٰلِکَ، لِأَنَّ الشَّرِيعَةَ لَا تُعْرَفُ إِلَّا بِالنَّقْلِ وَالِاسْتِنْبَاطِ، وَالنَّقْلُ لَا يَسْتَقِيمُ إِلَّا بِأَنْ تَأْخُذَ كُلُّ طَبَقَةٍ عَمَّنْ قَبْلَهَا بِالِاتِّصَالِ، وَلَا بُدَّ فِي الِاسْتِنْبَاطِ أَنْ تُعْرَفَ مَذَاهِبُ الْمُتَقَدِّمِينَ، لِئَلَّا يَخْرُجَ عَنْ أَقْوَالِهِمْ، فَيَخْرُقَ الْإِجْمَاعَ .

"امتِ مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ وہ شریعت کو سمجھنے کے سلسلے میں اپنے سلف پر اعتماد کرتی ہے۔تابعین کرام نے صحابہ پر اور تبع تابعین نے تابعین پر اعتماد کیا،اسی طرح ہر طبقے کے اہل علم نے اپنے سے پہلے لوگوں پر اعتماد کیا۔ عقل بھی اس طریقے کو اچھا سمجھنے پر دلالت کرتی ہے،کیونکہ شریعت کی معرفت نقل (روایت) اور استنباط دو چیزوں سے ہوتی ہے۔ جس طرح روایت صرف اسی صورت ممکن ہے کہ ہر طبقہ اپنے سے پہلے طبقے سے اتصال کے ساتھ لے،اسی طرح استنباط میں بھی ضروری ہے کہ متقدمین کے مذاہب بخوبی معلوم ہوں تاکہ کوئی استنباط سلف کے اقوال سے خارج ہو کر اجماعِ امت کا مخالف نہ ہو جائے۔"(عقد الجيد في أحكام الاجتهاد والتقليد، ص : 36)

3 جناب انور شاہ کشمیری دیوبندی (1292-1352ھ) کہتے ہیں:

"قرآن کریم کی تقریر کو سمجھنے کا سب سے زیادہ قابل اعتماد راستہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور صحابہ و تابعین کا تعامل ہے۔" (درس ترمذی از تقی عثمانی : 1/252)

4 جناب شبیر احمد عثمانی، دیوبندی، فلسفی (م : 1369ھ) لکھتے ہیں :

"تمسّک بالقرآن (قرآنِ کریم کو لازم پکڑنے) کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن کو اپنی آراء و اہواء کا تختۂ مشق بنا لیا جائے، بلکہ قرآنِ کریم کا مطلب وہ ہی معتبر ہو گا، جو احادیثِ صحیحہ اور سلف صالحین کی متفقہ تصریحات کے خلاف نہ ہو۔"

(تفسیر عثماني، ص : 81، تحت سورۂ بقرہ : 107)

5 حافظ محمد ادریس، کاندھلوی، دیوبندی (م : 1394ھ) لکھتے ہیں :

"اس لیے کتاب و سنت کا مفہوم اور جو علوم کتاب و سنت سے ماخوذ اور مستفاد ہوں گے، وہ وہی ہوں گے جو صحابہ کرام] نے سمجھے ہیں۔ ہر بدعتی

اور گمراہ اپنے فاسد عقائد کو اپنے زعم اور خیال میں کتاب وسنت ہی سے ماخوذ ہونے کا مدعی ہے،لہذا کتاب وسنت کے وہی معانی اور مفاہیم معتبر ہوں گے،جو حضرات صحابہ کرام] نے سمجھے ہیں۔اس کے خلاف کسی مفہوم کا اعتبار نہ ہو گا۔جو شخص صحابہ کرام کے خلاف کتاب وسنت کا کوئی مفہوم بیان کرے،بس یہی اس کے گمراہ اور بے عقل ہونے کی دلیل ہے۔اگر صحابہ] نہیں سمجھے تو یہ نیم عربی داں اور یہ نیم انگریزی خواں کہاں سے سمجھ گیا؟ یہ نیم کی قید اس لیے لگائی کہ پورا عربی داں تو وہی سمجھے گا،جو صحابہ وتابعین اور سلف صالحین نے سمجھا اور پورا انگریزی داں جو عربی سے بالکل بے خبر ہو گا،سو اگر وہ عاقل اور دانا ہو گا تو وہ کتاب و سنت کے بارے میں کچھ لب کشائی نہ کرے گا۔اس لیے کہ عاقل اور دانا اس کتاب کے مطلب بیان کرنے پر کبھی جرأت نہیں کر سکتا،جس کتاب کی وہ زبان نہ جانتا ہو۔جس طرح ایک عربی زبان کا فاضل اور ادیب انگریزی قانون کی شرح کے بارے میں لب کشائی نہیں کر سکتا، اسی طرح ایک انگریزی داں قرآن و حدیث کی تفسیر پر لب کشائی نہیں کر سکتا اور

محض ترجمہ دیکھ کر اپنے کو قانون داں سمجھنا بھی نادان ہونے کی دلیل ہے۔"(عقائدِ اسلام، ص : 166)

استدلال لفظ مولیٰ سے کیا مراد ہے

ان بعض دلائل کو آپ نے ملاحظہ فرمایا، یہ گروہ سلف کی اندھی تقلید کا کس حد تک قائل ہے ،آیئے اب فہم سلف میں مولی کے معنی تلاش کرتے ہیں کہ حدیث غدیر میں سلف مولی سے کیا مراد لیتے ہیں؟

احمد بن حنبل وغیرہ نے با سند صحیح روایت کی ہے :

حدثنا يحيى بن آدم حدثنا حنش بن الحرث بن لقيط النخعي الأشجعي عن رياح بن الحارث قال : جاء رهط إلى على بالرحبة فقالوا السلام عليك يا مولانا قال كيف أكون مولاكم وأنتم قوم عرب قالوا سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم غدير خم يقول من كنت مولاه فان هذا مولاه قال رياح فلما مضوا تبعتهم فسألت من هؤلاء قالوا نفر من الأنصار فيهم أبو أيوب الأنصاري

رياح بن حارث کا بیان ہے کہ (صحابہ کی ایک) جماعت علی (علیہ السلام) کے پاس ایک وسیع میدان میں آئی اور کہا سلام ہو آپ پر ہمارے سرپرست ، تو (علی علیہ السلام نے)کہا میں تمہارا سرپرست کیسے ہوں جبکہ تم عرب قوم ہو (یعنی آزاد ہو) تو انہوں نے کہا کہ ہم نے روز غدیر خم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا جس کا میں سرپرست ہوں اس کے علی سرپرست ہیں ،ریاح کا بیان ہے جب وہ جماعت واپس گئی تو میں بھی انکے پیچھے چلا میں نے پوچھا یہ کون ہیں تو لوگوں نے کہا یہ انصار کی ایک جماعت ہے ان میں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

<u>مسند احمد ج 17 ص 36</u>

روایت کی سند صحیح ہے سارے راوی ثقہ ہیں

علماء رجال سے سب راویوں کا مختصر توثیق بھی نقل کئے دیتے ہیں تاکہ حجت تمام ہو جائے :

1 يحيى بن آدم بن سليمان الأموي

صحاح ستہ کا راوی ہے ابن حجر نے ائمہ اہل سنت سے اس کی توثیق نقل کی ہے:

ع الستة يحيى بن آدم بن سليمان الأموي مولى آل أبي معيط أبو زكريا الكوفي روى عن عيسى بن طهمان وفطر بن خليفة وإسرائيل والثوري وجرير بن حازم والحسن بن حي والحسن بن عياش وزهير بن معاوية وأبي الأحوص وعمار بن رزيق وفضيل بن مرزوق ومفضل بن مهلهل وورقاء ووهيب وأبي بكر بن عياش وخلق وعنه أحمد وإسحاق وعلي بن المديني ويحيى بن معين والحسن بن علي الخلال وأحمد بن أبي رجاء الهروي وأبو كريب والسندي وابنا أبي شيبة وعبدة بن عبد الله الصفار وعباس بن حسين القنطري ومحمد بن رافع ومحمود بن غيلان وهارون الحمال والحسن بن علي بن عفان العامري وآخرون وقال عثمان الدارمي عن بن معين ثقة وكذا النسائي وقال الآجري سئل أبو داود عن معاوية بن هشام ويحيى بن آدم وقال يحيى بن آدم واحد الناس وقال أبو حاتم كان يتفقه وهو ثقة وقال يعقوب بن شيبة ثقة كثير الحديث فقيه البدن ولم يكن له سن متقدم سمعت علي بن المديني يقول يرحم الله تعالى يحيى بن آدم أي علم كان عنده وجعل يطريه وقال أبو أسامة ما رأيت يحيى بن آدم إلا ذكرت الشعبي وقال بن سعد وغيره مات في ربيع الأول سنة ثلاث

ومائتين قلت تتمة كلام بن سعد وكان ثقة وقال العجلي كان ثقة جامعا للعلم عاقلا ثبتا في الحديث وذكره بن حبان في الثقات وقال كان متقنا يتفقه وقال بن شاهين في الثقات قال يحيى بن أبي شيبة ثقة صدوق ثبت حجة ما لم يخالف من هو فوقه مثل وكيع

خلاصہ یہ ہے کہ ابن معین ،نسائی، ابو حاتم، یعقوب بن شیبہ، ابن سعد،

عجلی نے اسے ثقہ کہا ابن حبان و ابن شاہین نے اس کا شمار ثقات میں کیا

تہذیب التہذیب ج 4 ص 337

2 خنش بن الحارث بن لقيط النخعي

"بخ خنش بن الحارث بن لقيط النخعي الكوفي روى عن أبيه وسويد بن غفلة وعمرو بن ميمون والأسود بن يزيد وعبد الرحمن بن الأسود وغيرهم وعنه أبو أسامة ووكيع وشريك بن عبد الله وأبو أحمد الزبيري

وأبو نعيم وقال كان ثقة وعده وقال أبو حاتم صالح الحديث ما به بأس قلت وذكره ابن حبان في الثقات وقال ابن سعد كان ثقة قليل الحديث وقال أبو بكر البزار في مسنده ليس به بأس وقال العجلي ثقة.

ابو نعیم ،ابن سعد، عجلی نے ثقہ کہا، ابو حاتم نے صالح حدیث ہے اس میں کوئی حرج نہیں، ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا، بزار نے کہا اس میں کوی حرج نہیں

تہذیب التہذیب ج 3 ص 57

3 رياح بن الحارث النخعي

ابن حجر نے اس کی توثیق عجلی و ابن حبان سے نقل کی ہے

رياح بن الحارث النخعي أبو المثنى الكوفي.

يقال إنه حج مع عمر وروى عن ابن مسعود وعلي وسعيد بن زيد وعمار بن ياسر والحسن بن علي بن أبي طالب رضى الله عنهم والاسود بن يزيد.

وعنه ابنه جرير وحفيده صدقة بن المثنى بن رياح والحسن بن بن الحكم النخعي وأبو جمرة الضبعى وعدة.

ذكره ابن حبان في الثقات.

قلت: وقال العجلى كوفي تابعي ثقة.

ابن حبان نے اس کا ذکر ثقات میں کیا، عجلی نے کہا ثقہ تابعی ہے

تہذیب التہذیب ج 3 ص 258

روایت کی توثیق بعض نواصب سے بھی نقل کر دیتے ہیں تاکہ مزید سند بن جائے

مسند احمد بن حنبل کے محقق احمد محمد شاکر سند کو صحیح تسلیم کیا
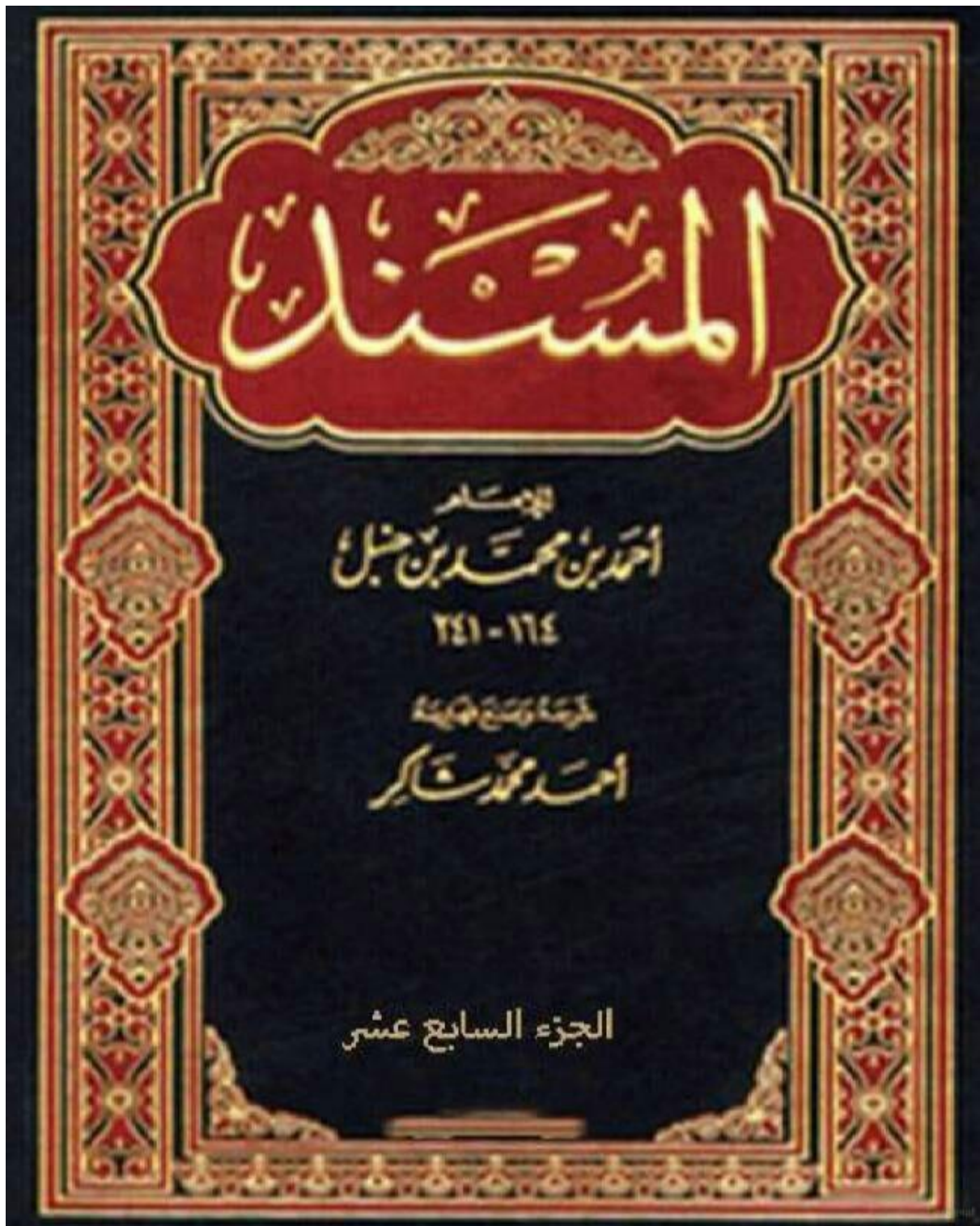
المسند

الإمام

أحمد بن محمد بن حنبل

١٦٤ - ٢٤١

شرحه وصنع فهارسه

أحمد محمد شاكر

الجزء السابع عشر

عبدالله بن يزيد الخطمي عن أبي أيوب الأنصاري أنه صلى مع رسول اللهﷺ في حجة الوداع صلاة المغرب والعشاء الآخرة بالمزدلفة.

٢٣٤٥٣ـ حدثنا يحيى بن آدم ثنا حنش بن الحرث بن لقيط النخعي الأشجعي عن رياح بن الحرث قال: جاء رهط إلى علي بالرحبة، فقالوا: السلام عليك يا مولانا، قال: كيف أكون مولاكم وأنتم قوم عرب؟ قالوا: سمعنا رسول اللهﷺ يوم غديرخم يقول «من كنت مولاه فإن هذا مولاه» قال رياح: فلما مضوا تبعتهم، فسألت: من هؤلاء؟ قالوا: نفر من الأنصار فيهم أبو أيوب الأنصاري.

٢٣٤٥٤ـ حدثنا أبو أحمد ثنا حنش عن رياح بن الحرث قال: رأيت قوماً من الأنصار قدموا على عليّ في الرحبة، فقال: من القوم؟ قالوا: مواليك يا أمير المؤمنين ... فذكر معناه.

٢٣٤٥٥ـ حدثنا عبدالله بن الوليد ثنا سفيان ثنا الأعمش عن المسيب بن رافع عن رجل عن أبي أيوب قال: كان النبي ﷺ/ يصلي قبل الظهر أربعاً، فقيل له: إنك تصلي صلاة تديمها، فقال «إن أبواب السماء تفتح إذا زالت الشمس فلا ترتج حتى يصلى الظهر؛ فأحب أن يصعد لي إلى السماء خير».

٤٢٠/٥

٢٣٤٥٦ـ قرأت على عبدالرحمن: مالك عن يحيى بن سعيد

(٢٣٤٥٣) **إسناده صحيح**، حنش بن الحارث بن لقيط النخعي موثق وحديثه عند البخاري في الأدب، ورباح بن الحارث ثقة من التابعين الكبار، والحديث سبق في ٢٣٠٠١و٢٢٨٤١.

(٢٣٤٥٤) **إسناده صحيح**، وهو كسابقه.

(٢٣٤٥٥) **إسناده ضعيف**، لجهالة الراوي عن أبي أيوب. والحديث سبق في ٢٣٤٤١.

(٢٣٤٥٦) **إسناده صحيح**، سبق في ٢٣٤٥٢.

مسند کے دوسرے محقق شعیب الارنووط نے بھی سند کو صحیح تسلیم کیا

مُسْنَد
الإمام أحمد بن حنبل
(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

حقّق هذا الجزء وخرّج أحاديثه وعلّق عليه

شعيب الأرنؤوط — عادل مرشد

جمال عبد اللطيف — سعيد اللحام

الجزء الثامن والثلاثون

مؤسسة الرسالة

٢٣٥٦٢ـ حدثنا ابن نُمَير، حدثنا يحيى، عن عَدِي بن ثابت، عن عبد الله بن يزيد الخَطْمي

عن أبي أيوب الأنصاريِّ: أنه صَلَّى مع رسول الله ﷺ في حَجَّة الوَدَاع صلاةَ المغرب والعِشاءِ الآخرةِ بالمُزدلِفَة[1].

٢٣٥٦٣ـ حدثنا يحيى بنُ آدمَ، حدثنا حَنَش بن الحارث بن لَقِيط النَّخَعي الأشجَعي، عن رِيَاح بن الحارث قال:

جاءَ رَهْطٌ إلى عليٍّ بالرَّحْبةِ فقالوا: السلامُ عليك يا مَوْلانا. قال: كيف أكونُ مولاكم وأنتم قومٌ عربٌ؟! قالوا: سَمِعْنا رسولَ الله ﷺ يوم غَدِير خُمٍّ يقول: «مَن كنتُ مَوْلاهُ، فإنَّ هٰذا مَوْلاهُ».

= وأخرجه المزي في ترجمة عمر بن ثابت من «التهذيب» ٢١/ ٢٨٤ من طريق عبد الله بن أحمد، عن أبيه، بهٰذا الإسناد.

وأخرجه مسلم (١١٦٤)، وابن ماجه (١٧١٦) من طريق ابن نمير، به.

وانظر (٢٣٥٣٣).

(١) إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن نمير: هو عبد الله، ويحيى: هو ابن سعيد بن قيس الأنصاري.

وأخرجه الحميدي (٣٨٣)، والدارمي (١٥١٦)، والبخاري (١٦٧٤)، ومسلم (١٢٨٧)، وابن ماجه (٣٠٢٠)، والنسائي في «المجتبى» ٥/ ٢٦٠، وفي «الكبرى» (٤٠٢٤)، وأبو عوانة في الصلاة كما في «إتحاف المهرة» ٤/ ٣٦٧، والشاشي (١١١٨) و(١١١٩)، والطبراني (٣٨٦٥-٣٨٦٨)، والبيهقي ٥/ ١٢٠ من طرق عن يحيى بن سعيد الأنصاري، بهٰذا الإسناد.

وسيأتي برقم (٢٣٥٦٦) من طريق مالك عن يحيى بن سعيد الأنصاري. وانظر (٢٣٥٤٩).

قال رِيَاح: فلما مَضَوْا تبعتُهم، فسألتُ من هٰؤلاءِ؟ قالوا: نَفَرٌ من الأنصار فيهم أبو أيوب الأنصاريُّ[1].

٢٣٥٦٤ـ حدثنا أبو أحمدَ، حدثنا حَنَش، عن رِيَاح بن الحارث قال:

رأيتُ قوماً من الأنصار قَدِمُوا على عليٍّ في الرَّحْبة، فقال مَن القوم؟ قالوا: مَوالِيكَ يا أميرَ المؤمنين، فذكر معناه[2].

٢٣٥٦٥ـ حدثنا عبدُ الله بن الوليدِ، حدثنا سفيانُ، حدثنا الأعمشُ، عن المسيَّب بن رافعٍ، عن رجل

٥/ ٤٢٠ عن أبي أيوب قال: كان النبيُّ ﷺ يُصلِّي قبلَ الظُّهر أربعاً، فقيل له: إنك تُصلِّي صلاةً تُدِيمُها! فقال: «إنَّ أبوابَ السَّماءِ تُفْتَحُ إذا زالَتِ الشَّمسُ، فلا تُرْتَجُ حتَّى يُصَلَّى الظُّهرُ، فأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لي إلى السَّماءِ خيرٌ»[3].

---

(١) إسناده صحيح.

وأخرجه بنحوه ابن أبي شيبة ١٢/ ٦٠، وابن أبي عاصم في «السنة» (١٣٥٥)، والطبراني (٤٠٥٢) و(٤٠٥٣) من طريق شريك، عن حنش بن الحارث، بهٰذا الإسناد.

وأخرجه الطبراني (٤٠٥٣) من طريق شريك، عن الحسن بن الحكم، عن رياح بن الحارث، نحوه. وشريك سيىء الحفظ.

وفي الباب عن علي، سلف برقم (٩٥٠).

وعن زيد بن أرقم، سلف برقم (٩٥٢).

(٢) إسناده صحيح كسابقه. أبو أحمد: هو محمد بن عبد الله الزبيري.

(٣) صحيح لغيره، وهٰذا إسناد ضعيف لجهالة الراوي عن أبي أيوب، وقد =

ہیثمی نے مجمع الزوائد میں اس روایت کو احمد و طبرانی سے نقل کیا اور کہا احمد کے سب راوی ثقہ ہیں، اور مجمع الزوائد کے محقق حسین سلیم اسد الدارانی نے احمد کی سند کو صحیح اور طبرانی کی روایت کو حسن کہا۔

للإمام الحافظ العالم

أبي الحسن علي بن أبي بكر بن سليمان الشافعي

نور الدين الهيثمي

رحمه الله تعالى

(٧٣٥-٨٠٧هـ)

حققه وخرج أحاديثه

حسين سليم أسد الداراني مرهف حسين أسد

كتاب المناقب

١٤٣٠٠ - ١٥٤٤٥

دار المنهاج

وضعفه الجمهور ، وبقية رجاله ثقات .

٥ ـ بَابُ قَوْلِهِ صَلَّى ٱللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلاَهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاَهُ

١٤٦١٢ ـ عَنْ رِيَاحِ بْنِ ٱلْحَارِثِ ، قَالَ : جَاءَ رَهْطٌ إِلَىٰ عَلِيٍّ ـ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ـ بِٱلرَّحْبَةِ ، قَالُوا : ٱلسَّلاَمُ عَلَيكَ يَا مَوْلاَنَا .

فَقَالَ / : كَيفَ أَكُونُ مَولاَكُمْ وَأَنْتُمْ قَومٌ عَرَبٌ ؟ (ظ : ٤٩٧) قَالُوا : سَمِعْنَا ١٠٣/٩ رَسُولَ ٱللهِ صَلَّى ٱللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَومَ غَدِيرِ خُمٍّ ، يَقُولُ : « مَنْ كُنْتُ مَولاَهُ فَهَـٰذَا مَوْلاَهُ » .

قَالَ رِيَاحٌ : فَلَمَّا مَضَوْا تَبِعْتُهُمْ ، فَقُلْتُ : مَنْ هَـٰؤُلاَءِ ؟

قَالُوا : نَفَرٌ مِنَ ٱلأَنْصَارِ فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ ٱلأَنْصَارِيُّ .

رواه أحمد(١) والطبراني ، إلا أنه قال : قَالُوا : سَمِعْنَا رَسُولَ ٱللهِ صَلَّى ٱللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : « مَنْ كُنْتُ مَوْلاَهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ ٱللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاَهُ ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ » ، وَهَـٰذَا أَبُو أَيُّوبَ بَيْنَنَا .

فَحَسَرَ أَبُو أَيُّوبَ ٱلْعِمَامَةَ عَنْ وَجْهِهِ ، ثُمَّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ ٱللهِ صَلَّى ٱللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : « مَنْ كُنْتُ مَوْلاَهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاَهُ ، ٱللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاَهُ ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ » (مص : ١٩٠) .

---

(١) في المسند ٥/ ٤١٩ من طريق يحيى بن آدم .
وأخرجه الطبراني في الكبير ٤/ ١٧٣ برقم(٤٠٥٢ ، ٤٠٥٣) وابن عساكر في « تاريخ دمشق » ٤٢/ ٢١٤ ، ٢١٥ من طريق شريك .
جميعاً : حدثنا حنش بن الحارث بن لقيط النخعي ، عن رياح بن الحارث . . . . وإسناده صحيح .
وأخرجه الطبراني أيضاً برقم (٤٠٥٣) من طريق شريك ، عن الحسن بن الحكم ، عن رياح بن الحارث النخعي به . وهـٰذا إسناد حسن من أجل شريك ، وقد فصلنا القول فيه عند الحديث (١٧٠١) في « موارد الظمآن » وقد تقدم برقم (٤٣٧) .

ورجال أحمد ثقات .

١٤٦١٣ ـ وَعَنْ عَمرٍو ذِي مُرٍّ ، وَزَيدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالاَ : خَطَبَ رَسُولُ ٱللهِ صَلَّى ٱللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَومَ غَدِيرِ خُمٍّ ، فَقَالَ : « مَنْ كُنْتُ مَولاَهُ فَعَلِيٌّ مَولاَهُ ، ٱللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاَهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ ، وَٱنْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ ، وَأَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ » .

قُلْتُ : لِزَيدِ بْنِ أَرْقَمَ عِندَ ٱلتِّرمِذِيِّ : « مَنْ كُنْتُ مَولاَهُ فَعَلِيٌّ مَولاَهُ » فَقَطْ .

رواه الطبراني[1] وأحمد عن زيد وحده باختصار ، إلا أنه قال في أوله : نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ ٱللهِ صَلَّى ٱللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادٍ يُقَالُ لَهُ : خُمٌّ فَأُمِرَ بِٱلصَّلاَةِ ، فَصَلاَّهَا بِهَجِيرٍ .

قَالَ : فَخَطَبَ ، وَظُلِّلَ عَلَىٰ رَسُولِ ٱللهِ صَلَّى ٱللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ شَجَرَةٍ مِنَ ٱلشَّمْسِ ، فَقَالَ : « أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَوْ : أَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنِّي أَوْلَىٰ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ ؟ » .

قَالُوا : بَلَىٰ فذكر نحوه ، والبزار ، وفيه ميمون أبو عبد الله البصري وثقه ابن حبان ، وضعفه جماعة ، وبقية رجاله ثقات .

١٤٦١٤ ـ وَعَنْ أَبِي ٱلطُّفَيلِ ، قَالَ : جَمَعَ عَلِيٌّ ٱلنَّاسَ فِي ٱلرَّحْبَةِ ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ : أَنْشُدُ بِٱللهِ كُلَّ ٱمْرِىءٍ مُسْلِمٍ سَمِعَ رَسُولَ ٱللهِ صَلَّى ٱللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ مَا قَالَ لَمَّا قَامَ .

---

(١) في الكبير ٥/٢٠٢ برقم (٥٠٩٢) ، وأحمد ٤/٣٧٢ ، والبزار في « كشف الأستار » ٣/١٨٩ برقم (٢٥٣٧) من طريق عفان ، حدثنا أبو معاوية ، عن المغيرة ، عن أبي عُبَيْد ، عن ميمون : أبي عبد الله قال : قال زيد بن أرقم . . . . . وهٰذا إسناد ضعيف لضعف ميمون أبي عبد الله البصري الكندي .

وأما أبو عُبَيْدٍ فمجهول . انظر « تعجيل المنفعة » ٢/٤٩٨ـ٤٩٩ .

وأخرجه الدولابي في الكنىٰ ٢/٦١ ، والنسائي في الكبرىٰ برقم (٨٤٦٩) من طريق ابن أبي عدي .

وأخرجه ابن أبي عاصم في « السنة » برقم (١٣٦٢) من طريق عبد العلي .

جميعاً : عن عوف ، عن ميمون ، به ، وانظر الحديث الآتي برقم (١٤٦١٦) .

اس روایت کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے باپ سے فضائل الصحابہ میں روایت کیا کتاب کے محقق وصی اللہ بن محمد عباس نے سند کو صحیح تسلیم کیا۔

ان تمام علماء و محققین کی گواہیوں سے بھی یہ بات ثابت ہو گئی کہ سند بلکل صحیح ہے، اس پر کسی قسم کا اشکال وارد نہیں ہو سکتا۔

روایت بظاہر تو چھوٹی سی ہے مگر ناصبیوں کی تمام باطل دلیلوں پر ضربت کاری ہے جس کی تاب ناصبیوں میں نہیں لہذا یہی سبب ہے کہ جب دیسی ناصبیوں نے مسند احمد، فضائل الصحابہ، معجم الکبیر طبرانی کا ترجمہ کیا تو انھے اس حدیث کے ترجمے میں بڑی مشکل پیش آئی لہذا ترجمہ میں بڑی خیانتیں کی جس کی وجہ سے روایت بے معنی بن گی ان شیوخ الحدیث، علماء، محققین کے ترجموں کو اگر نابالغ بچے کے سامنے بھی پیش کیا جائے تو ان بے تکے ترجموں کو دیکھ کر مترجمین کے احمق ہونے کی گواہی دے دے گا بعض ترجمے ملاحظہ فرمائیں

۹٦۷۔ ریاح بن حارث رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس وسیع میدان میں ایک وفد آیا اور کہا: اے ہمارے سردار السلام علیکم! سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم تو عرب لوگ ہو میں تمہارا سردار کیسے ہوا؟ ان لوگوں نے کہا: ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غدیر خم کے موقع پر سنا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے۔ ریاح کہتے ہیں: جب وہ لوگ چلے گئے تو میں ان کے پیچھے چل دیا، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ انصار کا گروہ تھا جن میں سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ [1]

[968] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا أسود بن عامر قثنا إسرائيل عن عثمان بن المغيرة عن علي بن ربيعة قال لقيت زيد بن أرقم وهو داخل على المختار أو خارج من عنده فقلت له سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إني تارك فيكم الثقلين قال نعم

۹٦۸۔ علی بن ربیعہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی، وہ اس وقت مختار ثقفی کے پاس سے ابھی آئے ہی تھے یا اس کے پاس سے جانے والے تھے تو میں نے ان سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! [2]

[969] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا إسحاق بن يوسف قثنا عبد الملك يعني بن أبي سليمان عن سلمة بن كهيل عن سالم بن أبي الجعد عن محمد بن الحنفية قال كنت مع علي وعثمان محصور قال فأتاه رجل فقال ان أمير المؤمنين مقتول ثم جاء آخر فقال ان أمير المؤمنين مقتول الساعة قال فقام علي قال محمد فأخذت بوسطه تخوفا عليه فقال خل لا أم لك قال فأتى علي الدار وقد قتل الرجل فأتى داره فدخلها وأغلق عليه بابه فأتاه الناس فضربوا عليه الباب فدخلوا عليه فقالوا إن هذا الرجل قد قتل ولا بد للناس من خليفة ولا نعلم أحدا أحق بها منك فقال لهم علي لا تريدوني فإني لكم وزير خير مني لكم أمير فقالوا لا والله ما نعلم أحدا أحق بها منك قال فإن أبيتم علي فإن بيعتي لا تكون سرا ولكن أخرج إلى المسجد فمن شاء أن يبايعني بايعني قال فخرج إلى المسجد فبايعه الناس

۹٦۹۔ محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ (سیّدنا علی رضی اللہ عنہ) کے ساتھ تھا، جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے۔ ایک شخص نے آ کر کہا: امیر المومنین کو شہید کیا جائے گا، ایک دوسرے نے آ کر بھی کہا: امیر المومنین! ابھی اسی وقت شہید کیے جائیں گے، یہ سن کر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فوراً کھڑے ہوئے، میں نے کسی اندیشہ کے پیش نظر ان کو روکا تو فرمانے لگے: مجھے چھوڑ دو تیری ماں نہ رہے۔ جب سیّدنا علی رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے تو وہ شخص (سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ) شہید ہو چکے تھے، یہ حالت دیکھ کر واپس اپنے گھر آئے اور دروازہ بند کر دیا۔ پیچھے سے لوگ آئے، دروازے کو دستک دی اور سب اندر آ کر کہنے لگے: وہ تو شہید ہو چکے ہیں، اب لوگوں کو خلیفہ کی ضرورت ہے اور آپ سے بڑھ کر اس کا کوئی حق دار نہیں ہے؟ تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرا ارادہ نہ کرو، البتہ تمہارے لیے میرا وزیر بننا امیر بننے سے بہتر ہوگا، لوگوں نے دوبارہ کہا: اللہ کی قسم! آپ سے زیادہ کوئی اس کا حق دار نہیں ہے، اگر تم اس پر اصرار کرتے ہو تو میں چھپ کر بیعت نہیں کروں گا بلکہ مسجد جاؤں گا اور جو چاہے آ کر مجھ سے بیعت کر لے۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ رضی اللہ عنہ مسجد تشریف لائے، وہاں سب کے سامنے لوگوں نے ان کی بیعت کی۔ [3]

---

[1] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ مسند الامام أحمد: 419/5

[2] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 170

[3] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: تاریخ الامم والملوک للطبری: 153/5۔152

۹۶۳۔ عبداللہ بن ظالم رحمہ اللہ سے روایت ہے ایک شخص نے سیّدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا: مجھے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے ہر چیز سے زیادہ محبت ہے، انہوں نے کہا: اچھی بات ہے، کیونکہ تم جنتی انسان سے محبت کرتے ہو، ایک دوسرا شخص آیا اس نے سیّدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا: میں ہر چیز سے زیادہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہوں تو انہوں نے فرمایا: تیرے لیے ہلاکت ہے، کیا تم ایک جنتی انسان سے بغض رکھتے ہو؟ [1]

[964] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال نا وكيع عن نعيم بن حكيم عن أبي مريم قال سمعت عليا يقول يهلك في رجلان مفرط غال ومبغض قال

۹۶۴۔ ابومریم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے: محبت اور بغض میں غلو سے کام لینے والے۔ [2]

[965] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا يحيى بن آدم نا إسرائيل عن أبي إسحاق قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا لم يغز لم يعط سلاحه إلا عليا أو أسامة

۹۶۵۔ ابواسحاق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ میں شریک نہ ہوتے تو اپنے ہتھیار سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو یا سیّدنا اُسامہ رضی اللہ عنہ کو ہی عنایت فرماتے۔ [3]

966 - حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن آدم نا يونس عن أبي إسحاق عن زيد بن يثيع قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم لينتهين بنو وليعة أو لأبعثن إليهم رجلا كنفسي يمضي فيهم أمري يقتل المقاتلة ويسبي الذرية قال فقال أبو ذر فما راعني إلا برد كف عمر في حجزتي من خلفي فقال من تراه يعني قلت مايعنيك ولكن يعني خاصف النعل

۹۶۶۔ زید بن یثیع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنو ولیعہ! اگر باز نہیں آتے تو میں ان پر ایسا شخص بھیج دوں گا جو مجھے اپنے نفس جیسا ہے جو میرا حکم ان پر نافذ کرے گا، لڑنے والوں کو قتل کرے گا اور بچوں کو قیدی بنائے گا۔

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ابھی کوئی حرکت نہیں کی تھی کہ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے پیچھے سے پکڑ کر فرمایا: بھلا یہ آدمی کون ہو سکتا ہے؟ میں نے کہا: اس سے مراد آپ رضی اللہ عنہ نہیں ہیں بلکہ اس کے مصداق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک گانٹھنے والے ہیں۔ [4]

[967] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا يحيى بن آدم قثنا حنش بن الحارث بن لقيط النخعي عن رياح الحارث قال جاء رهط إلى علي بالرحبة فقالوا السلام عليك يا مولانا فقال كيف أكون مولاكم وأنتم قوم عرب قالوا سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم غدير خم من كنت مولاه فهذا مولاه قال رياح فلما مضوا اتبعتهم فسألت من هؤلاء قالوا نفر من الأنصار فيهم أبو أيوب الأنصاري

[1] تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل عبداللہ بن ظالم؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 81

[2] تحقیق: اسنادہ حسن؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 951

[3] تحقیق: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ وفیہ علۃ اخری وہی ان اسرائیل سمع ابا اسحاق بعد اختلاطہ؛
تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 237/3

[4] تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: مسند الامام احمد: 419/5

یہ تصویریں احمد بن حنبل کی کتاب فضائل الصحابہ کی ہیں، کتاب کا اردو ترجمہ نور احمد بشار نے کیا ہے نظر ثانی ابو صالح سلیمان نورستانی نے کی ہے۔

ملاحظہ فرمایا مترجم نے ترجمہ یوں کیا

ریاح بن حرث رحمت اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی کے پاس وسیع میدان میں ایک وفد آیا اور کہا ہمارے سردار السلام علیکم! سیدنا علی نے کہا تم عرب لوگ ہو میں تمہارا سردار کیسے ہوا؟ان لوگوں نے کہا ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غدیر خم کے موقع پر سنا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔

مترجم نے پہلے تو مولی کا ترجمہ (سردار) کیا اور دوسری بار (دوست) ترجمہ کیا جبکہ حقیقت تو یہ ہے جو ترجمہ پہلی مرتبہ ہوگا وہی دوسری مرتبہ بھی ورنہ روایت بے معنی ہو جائے گی، مگر ناصبی کی مجبوری یہ ہے اگر دونوں بار مولی کا معنی دوست کرتا ہے تو تمام صحابہ کو منافق تسلیم کرنا پڑے گا اور اگر دونوں جگہ سردار ترجمہ کرتا ہے تو ابوبکر، عمر، عثمان کی خلافت نص کے مقابل اجتہاد کے سبب باطل قرات پاتی ہیں، ناصبیوں کی آسانی کے لئے مزید وضاحت کے دیتے ہیں ۔

جب امیرالمومنین علیہ السلام نے صحابہ سے کہا میں تمہارا مولی (سردار)کیسے ہوں جبکہ تم عرب قوم ہو اگر ناصبی یہاں ترجمہ دوست کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ عرب قوم حضرت علی علیہ السلام کی دشمن تھی نتیجہ یہ ہوگا کہ تمام عربی صحابہ و تابعین امیرالمومنین علیہ السلام کے دشمن تھے اور نص نبوی سے یہ ثابت ہے علی علیہ السلام کا دشمن منافق ہے، اس لیے مجبوری میں ناصبی نے مولی کا معنی سردار ذکر کیا پھر صحابہ نے حضرت علی علیہ السلام کے سوال کے جواب میں کہا ہم نے غدیر خم

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے سنا جس کا میں مولی ہوں اس کے علی مولی ہیں ناصبی نے اب مولی کا ترجمہ دوست کر دیا۔

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑہ بھان متی نے کنبہ جوڑا

حضرت علی علیہ السلام یہ پوچھ رہے ہیں میں تمہارا سردار کیسے ہوا اور صحابہ کہہ رہے ہیں ہم نے یہ سنا جس کا میں دوست اس کے علی دوست، کیا ذرہ برابر عقل رکھنے والا ایسے بے تکہ ترجمہ کو تسلیم کر سکتا ہے؟ سوال کچھ جواب کچھ مگر ناصبی کی مجبوری بھی ہے اگر وہ یہ ترجمہ کرتا کہ

(کہا ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غدیر خم کے موقع پر سنا تھا آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جس کا میں سردار ہوں علی بھی اس کا سردار ہے۔) تو یہ امیرالمومنین علیہ السلام کی خلافت پر نص جلی ہوتی کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اپنی حیات طیبہ میں ہی میں امیرالمومنین علیہ السلام کو مسلمانوں کا سردار بنا گئے تھے تو صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی مخالفت کیوں کی کیوں ابوبکر، عمر عثمان

حدیث کو پس پشت ڈال کر خلیفہ بن گئے لہازا ناصبی نے الٹا سیدھا ترجمہ کرنے میں ہی عافیت سمجھی
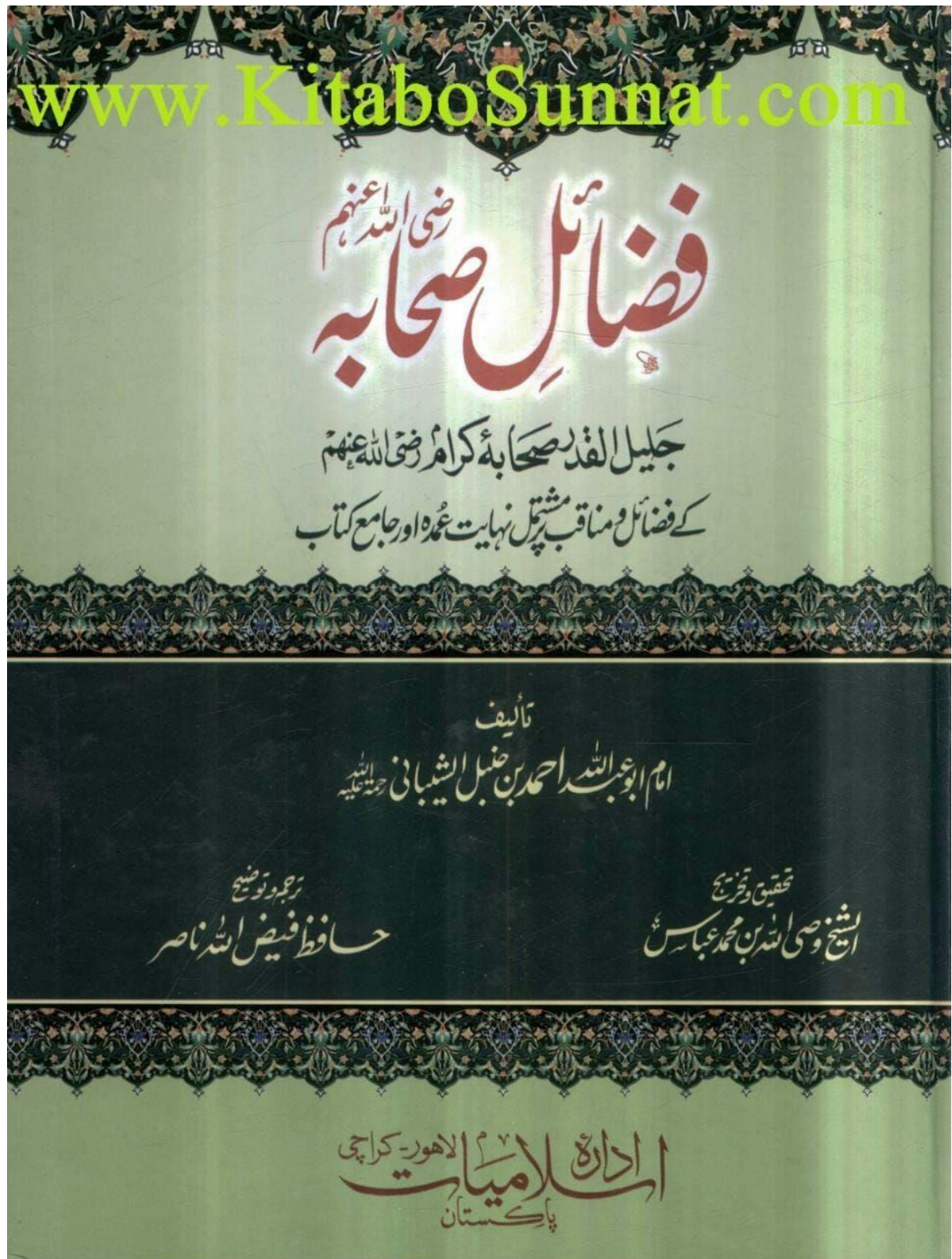
میں نے کہا: آپ مراد نہیں ہیں بلکہ آپ ﷺ کی مراد جوتا گانٹھنے والے (یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ) ہیں۔

توضیح:...... بنو ولیعہ سے مراد حضرموت کے بادشاہ تھے جو غیر مسلم تھے اور ان میں سے چند کے نام یہ تھے: جمدہ، مخوس اور مشرح۔

967 - ریاح بن حارث بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ رَهْطٌ إِلَى عَلِيٍّ بِالرَّحْبَةِ فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا، فَقَالَ: كَيْفَ أَكُونُ مَوْلَاكُمْ وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عُرْبٌ؟ قَالُوا: سَمِعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا مَوْلَاهُ)). قَالَ رِيَاحٌ: فَلَمَّا مَضَوْا اتَّبَعْتُهُمْ فَسَأَلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالُوا: نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ. [1]

رحبہ کے مقام پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس لوگوں کی ایک جماعت آئی، انہوں نے کہا: اے ہمارے مولا! السلام علیک۔ آپ نے فرمایا: میں تمہارا مولا کیسے ہوسکتا ہوں، تم تو عرب قوم ہو؟ تو انہوں نے کہا: ہم نے غدیر خم کے روز رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس کا دوست میں ہوں، علی بھی اس کا دوست ہونا چاہیے۔ ریاح کہتے ہیں کہ جب وہ چلے گئے تو میں ان کے پیچھے گیا اور پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ انصار کی جماعت ہے، اور ان میں سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

968 - علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَقِيتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، وَهُوَ دَاخِلٌ عَلَى الْمُخْتَارِ أَوْ خَارِجٌ مِنْ عِنْدِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ؟)). قَالَ: نَعَمْ. [2]

میں سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ملا اور وہ اس وقت مختار کے پاس جا رہے تھے یا آ رہے تھے، میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ میں تم میں دو مضبوط چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

969 - محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ، وَعُثْمَانُ مَحْصُورٌ، قَالَ: فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَقْتُولٌ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَقْتُولٌ السَّاعَةَ، قَالَ: فَقَامَ عَلِيٌّ، قَالَ مُحَمَّدٌ: فَأَخَذْتُ بِوَسَطِهِ تَخَوُّفًا عَلَيْهِ، فَقَالَ: خَلِّ لَا أُمَّ لَكَ، قَالَ: فَأَتَى عَلِيٌّ الدَّارَ، وَقَدْ قُتِلَ الرَّجُلُ، فَأَتَى دَارَهُ فَدَخَلَهَا، وَأَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ، فَأَتَاهُ النَّاسُ فَضَرَبُوا عَلَيْهِ الْبَابَ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا: إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ قُتِلَ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ خَلِيفَةٍ، وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَا مِنْكَ، فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ: ((لَا تُرِيدُونِي، فَإِنِّي لَكُمْ وَزِيرٌ خَيْرٌ مِنِّي لَكُمْ أَمِيرٌ، فَقَالُوا: لَا وَاللّٰهِ مَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَا مِنْكَ، قَالَ: فَإِنْ أَبَيْتُمْ عَلَيَّ فَإِنَّ بَيْعَتِي لَا تَكُونُ سِرًّا، وَلٰكِنْ أَخْرُجُ إِلَى الْمَسْجِدِ

[1] [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٥/ ٤١٩

[2] [إسناده صحيح] مسند أحمد: [illegible]

فضائل الصحابہ کے ایک دوسرے مترجم حافظ فیض اللہ ناصر کا ترجمہ بھی ملاحظہ فرمائیں

رحبہ کے مقام پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس لوگوں کی ایک جماعت آئی، انہوں نے کہا اے ہمارے مولا!السلام علیک ۔آپ نے فرمایا میں تمہارا مولا کیسے ہو سکتا ہوں، تم تو عرب قوم ہو؟ تو انہوں نے کہا ہم نے غدیر خم کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہونا چاہیے ۔

یہاں مترجم نے پہلی مرتبہ مولی کا ترجمہ ہی نہیں کیا بلکہ مولی کے ترجمہ میں مولی ہی لکھ دیا جبکہ دوسری مرتبہ مولی کا ترجمہ دوست کیا ،اگر یہاں بھی پہلے مولی کا ترجمہ سردار، یا آقا کرتا تو وہی مشکل پیش آتی جس کا ذکر ہم نے تفصیل سے کیا،

جلد دہم

مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (مترجم)

حدیث نمبر: ۲۱۳۹۹ تا حدیث نمبر: ۲۴۵۱۰

مؤلف: حضرۃ الامام احمد بن حنبل

مترجم: مولانا محمد ظفر اقبال

مکتبہ رحمانیہ
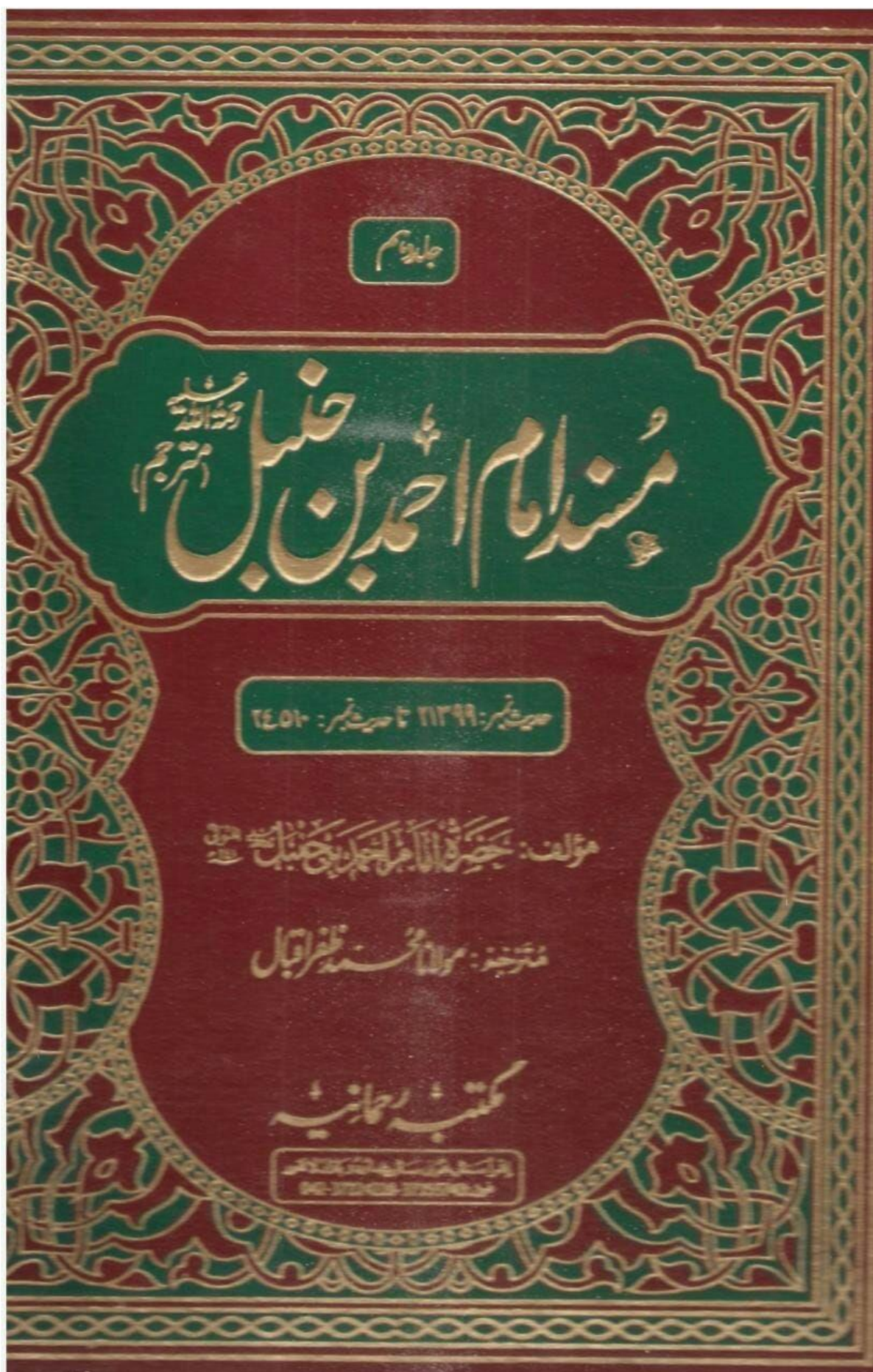
(۲۳۹۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ظِبْيَانَ وَيَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي ظِبْيَانَ قَالَ غَزَا أَبُو أَيُّوبَ الرُّومَ فَمَرِضَ فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ أَنَا إِذَا مِتُّ فَاحْمِلُونِي فَإِذَا صَافَفْتُمُ الْعَدُوَّ فَادْفِنُونِي تَحْتَ أَقْدَامِكُمْ وَسَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَالِي هَذَا مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ [انظر: ۲۳۹۹۲].

(۲۳۹۵۶) ابوظبیان کہتے ہیں کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ روم کے جہاد میں شریک تھے، وہ بیمار ہو گئے، جب وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو لوگوں کو میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں بتا دینا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو' اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا' اور مجھے لے کر چلتے رہو اور جہاں تک ممکن ہو مجھے لے کر ارض روم میں بڑھتے چلے جاؤ۔

(۲۳۹۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَذَاكَ صِيَامُ الدَّهْرِ [راجع: ۲۳۹۳۰].

(۲۳۹۵۷) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہِ رمضان کے روزے رکھ لے اور عید الفطر کے بعد چھ دن کے روزے رکھ لے تو اسے پورے سال کے روزوں کا ثواب ہوگا۔

(۲۳۹۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِالْمُزْدَلِفَةِ [راجع: ۲۳۹۴۵].

(۲۳۹۵۸) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے میدان مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ادا فرمائی۔

(۲۳۹۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَنَشُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ لَقِيطٍ النَّخَعِيُّ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جَاءَ رَهْطٌ إِلَى عَلِيٍّ بِالرَّحْبَةِ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا قَالَ كَيْفَ أَكُونُ مَوْلَاكُمْ وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ قَالُوا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ يَقُولُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ قَالَ رِيَاحٌ فَلَمَّا مَضَوْا تَبِعْتُهُمْ فَسَأَلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالُوا نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ

(۲۳۹۵۹) ریاح بن حارث کہتے ہیں کہ ایک گروہ "رحبہ" میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا "السلام علیك یا مولانا" حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہارا آقا کیسے ہو سکتا ہوں جبکہ تم عرب قوم ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے نبی علیہ السلام کو غدیر خم کے مقام پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں جس کا مولی ہوں' علی بھی اس کے مولی ہیں' جب وہ لوگ چلے گئے تو میں بھی ان کے پیچھے چل پڑا اور میں نے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ کچھ انصاری لوگ ہیں' جن میں حضرت ابوایوب

یہ تصویریں احمد بن حنبل کی مسند کی ہیں اس کتاب کا ترجمہ محمد ظفر اقبال نے کیا ہے لکھتا ہے

ریاح بن حارث کہتے ہیں کہ ایک گروہ رحبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا السلام علیک یا مولانا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہارا آقا کیسے ہو سکتا ہوں جبکہ تم عرب قوم ہو؟ انہوں نے کہا ہم نے نبی علیہ السلام کو غدیر خم کے مقام پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں جس کا مولی ہوں علی بھی اس کے مولی ہیں،

مترجم نے اس ترجمہ میں بھی وہی خیانت کی ہے نور احمد بشار نے کی پہلے تو مولی کا ترجمہ آقا کیا مگر دوسری بار مولی کا ترجمہ دوست کیا

اردو زبان میں اپنی نوعیت کی منفرد اور اولین کاوش

اَلْفَتْحُ الرَّبَّانِیْ

فِقہی ترتیب

شیخ احمد عبد الرحمٰن بنا ساعاتی رحمہ اللہ

مُسند امام احمد بن حنبل

شیخ الاسلام، صاحب المذهب، شیخ السنة، امام اهل الحدیث وصاحب المنة علی الأمة

أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشیبانی

ترجمہ

الشیخ عباس انجم گوندلوی — پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی — ابو القاسم محمد محفوظ اعوان

تحقیق وتخریج وشرح: ابو القاسم محمد محفوظ اعوان

نظر ثانی: الشیخ حافظ عبد اللہ رفیق

تقریظ

الشیخ عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

11

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

فَشْهِدُوْا۔ (مسند احمد: ۲۳۵۳۱)

رکھ۔'' یہ سن کر سولہ آدمی کھڑے ہوئے اور انھوں نے یہ شہادت دی (کہ واقعی انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے)۔

(۱۲۳۰۵)۔ عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: جَاءَ رَهْطٌ إِلَى عَلِيٍّ بِالرَّحْبَةِ، فَقَالُوْا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا، قَالَ: كَيْفَ أَكُوْنُ مَوْلَاكُمْ وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ، قَالُوْا: سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ يَقُوْلُ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ هٰذَا مَوْلَاهُ)) قَالَ رِيَاحٌ: فَلَمَّا مَضَوْا تَبِعْتُهُمْ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالُوْا: نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ۔ (مسند احمد: ۲۳۹۵۹)

ریاح بن حارث سے مروی ہے کہ لوگوں کی ایک جماعت رحبہ کے مقام پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور انھوں نے کہا: اے ہمارے مولی! تم پر سلامتی ہو، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہارا مولی کیسے ہوسکتا ہوں، تم تو عرب قوم ہو؟ ان لوگوں نے کہا: ہم نے غدیر خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے سنا تھا کہ''میں جس کا مولی ہوں، یہ علی بھی اس کا مولی ہے۔'' ریاح کہتے ہیں: جب وہ لوگ چلے گئے تو میں ان کے پیچھے ہولیا اور میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے بتلایا کہ یہ انصاری لوگ ہیں، ان میں سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

(وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ آخَرَ) قَالَ: رَأَيْتُ قَوْمًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدِمُوْا عَلَى عَلِيٍّ فِي الرَّحْبَةِ، فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ؟ قَالَ: مَوَالِيكَ أَيْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَذَكَرَ مَعْنَاهُ، (مسند احمد: ۲۳۹٦۰)

(دوسری سند) ریاح کہتے ہیں: میں نے انصاریوں کی ایک جماعت دیکھی، وہ رحبہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا، اے امیر المومنین! ہم آپ کے دوست ہیں، پھر مذکورہ حدیث کے ہم معنی حدیث ذکر کی۔

(۱۲۳۰٦)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الرَّحْبَةِ يَنْشُدُ النَّاسَ، أَنْشُدُ اللّٰهَ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔)) لَمَا قَامَ فَشَهِدَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ:

عبدالرحمن بن ابی لیلی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رحبہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہہ رہے تھے: میں اس آدمی کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں، جس نے غدیر خم والے دن رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں جس کا دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے۔'' وہ اٹھ کر گواہی دے، یہ بات سن

(۱۲۳۰۵) تخریج: اسناده صحيح، اخرجه بنحوه ابن ابی شيبة: ۱۲/ ٦۰، والطبرانی: ٤۰۵۲، ٤۰۵۳ (انظر: ۲۳۵٦۳)

تخریج: انظر الحديث بالطريق الاول

(۱۲۳۰٦) تخریج: حسن لغيره، اخرجه ابويعلى: ۵٦۷، والبزار: ٦۳۲ (انظر: ۹٦۱)

یہ مسند احمد بن حنبل کا دوسرا ترجمہ ہے فتح الربانی کے نام سے اس کے اردو مترجم شیخ الحدیث عباس انجم گوندلوی، پروفیسر سعید مجتبی سعیدی، ابو القاسم محمد محفوظ اعوان ہیں ان کا ترجمہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ریاح بن حارث سے مروی ہے کہ لوگوں کی ایک جماعت رحبہ کے مقام پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور انہوں نے کہا اپے ہمارے مولی! تم پر سلامتی ہو، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں تمہارا مولی کیسے ہو سکتا ہوں تم تو عرب قوم ہو؟ ان لوگوں نے کہا ہم نے غدیر خم کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا تھا جس کا میں مولی ہوں یہ علی بھی اس کا مولی ہے۔

یہاں مترمین بھانپ گئے کہ اگر روایت میں مولی کا ترجمہ کریں گے تو مصیبت مول لیں گے لہذا انہوں نے پوری روایت میں مولی کا ترجمہ ہی نہیں کیا مگر اس کے بعد والی روایت میں مولی کا ترجمہ دوست کیا اس سے واضح ہو گیا وہ بھی جانتے تھے کہ روایت میں مولی کا ترجمہ کیا ہوگا اس لئے ترجمہ نہیں کیا

امام طبرانی کی شہرہ آفاق کتاب المعجم الکبیر کی احادیث
کا فقہی ترتیب سے پہلی مرتبہ آسان سلیس اُردو ترجمہ مع تخریج
المعجم الکبیر
جلد سوم
تالیف الإمام الحافظ ابی القاسم سلیمانؒ بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی
المتوفی ٣٦٠ھ
مترجم غلام دستگیر چشتی سیالکوٹی
مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ بلال گنج لاہور
پروگریسو بکس

ثنا شَرِيكٌ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: بَيْنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَالِسٌ فِي الرَّحَبَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ، فَقِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: أَبُو أَيُّوبَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

نشانات تھے اُس نے عرض کی: اے میرے مولا! آپ پر سلامتی ہو! آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی: یہ کون ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوایوب! حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں مددگار ہوں اس کا علی مددگار ہے۔

3947 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ، وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، ثنا شَرِيكٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ النَّخَعِيِّ، قَالَ: كُنَّا قُعُودًا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَجَاءَ رَكْبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَيْهِمُ الْعَمَائِمُ، فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَا مَوْلَاكُمْ وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَهَذَا أَبُو أَيُّوبَ فِينَا، فَحَسَرَ أَبُو أَيُّوبَ الْعِمَامَةَ عَنْ وَجْهِهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ

حضرت ریاح بن حارث نخعی فرماتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے انصار سے ایک اونٹ سوار قافلہ آیا' انہوں نے عمامے باندھے ہوئے تھے' اُس نے عرض کی: اے میرے مددگار! آپ پر سلامتی ہو! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارا مددگار ہوں! تم عرب کی قوم ہو؟ اُس نے کہا: جی ہاں! ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں مددگار ہوں اس کے علی مددگار ہیں' اے اللہ! تُو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور تُو اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے' یہ ابوایوب ہم میں تھے۔ یہ ہم میں حضرت ابوایوب موجود ہیں' حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اپنی پیشانی سے عمامہ اُٹھایا' فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا میں مولا اس کے علی مددگار ہیں' اے اللہ! تُو اس کو دوست رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور تُو اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

3947- ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد جلد9صفحه103 رواه أحمد مختصرًا والطبراني ورجال أحمد ثقات .

یہ تصویریں المعجم الکبیر طبرانی کی ہیں اردو ترجمہ غلام دستگیر چشتی سیالکوٹی نے کیا ہے

حضرت ریاح بن حارث نخعی فرماتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے انصار سے ایک اونٹ سوار قافلہ آیا انہوں نے عمامے باندھے ہوئے تھے، اس نے عرض کی اے میرے مددگار آپ پر سلامتی ہو! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہارا مددگار ہوں تم عرب قوم ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس کا میں مددگار ہوں اس کے علی مددگار ہیں ۔

اس ترجمہ میں بھی خرابی پائی جاتی ہے اگر مولی کا معنی روایت میں مددگار ہی تھا تو حضرت علی علیہ السلام نے کیوں فرمایا کہ میں تمہارا مددگار کیسے ہو سکتا ہوں جبکہ تم عرب قوم ہو، تو کیا حضرت علی علیہ السلام عرب قوم کے مددگار نہیں ہو سکتے؟ پس یہ معنی بھی باطل ہوا

ناصبیوں کی طرف سے یہ اشکال کیا گیا ہے

اگر حضرت علی علیہ السلام لفظ (مولی) سرپرستی یا ولایت مراد لیتے تے تو صحابہ سے نہ پوچھے کہ میں تمہارا سرپرست، ولی کیسے ہو گیا جبکہ تم عرب قوم ہو،

جواب لازم نہیں کوی فقط اسی کے متعلق سوال کرے جسے وہ نہیں جانتا یہ عقیدہ کفریہ ہے اس کا قائل شریعت کی نظر میں کافر قرار پاتا ہے، اللہ سبحانہ و تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام سے فرمایا

وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ (طه17)

اور اے موسٰی تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے۔

تو کیا نعوذ باللہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی کو معلوم نہیں تھا موسی علیہ السلام کے ہاتھ میں کیا ہے، اگر کوی یہ عقیدہ رکھے کہ نعوذباللہ،

اللہ کو علم نہیں تھا یا نظر نہیں آرہا تھا تو صریح کفر ہے، تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر پوچھا کیوں، اس کا مختصر جواب یہ ہے کبھی عالم جان بوجھ کر دوسروں سے سوال کرتا ہے جس کا جواب اسے معلوم ہوتا ہے تاکہ حقیقت کو واضح کیا جا سکے چنانچہ ایسی بہت سی احادیث ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے صحابہ سے سوالات کئے بطور مثال بخاری کی ایک روایت پیش کرتے ہیں

حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:" أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ تُشْبِهُ، أَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ، لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا، وَلَا، وَلَا، وَلَا تُؤْتِي أُكْلَهَا كُلَّ حِينٍ"، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، فَلَمَّا لَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" هِيَ النَّخْلَةُ"، فَلَمَّا قُمْنَا قُلْتُ لِعُمَرَ: يَا أَبَتَاهُ، وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكَلَّمَ، قَالَ: لَمْ

أَرَكُمْ تَكَلَّمُونَ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، أَوْ أَقُولَ شَيْئًا، قَالَ عُمَرُ: لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا، وَكَذَا.

ابن عمر نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اچھا مجھ کو بتلاؤ تو وہ کون سا درخت ہے جو مسلمان کی مانند ہے جس کے پتے نہیں گرتے، ہر وقت میوہ دے جاتا ہے؟ ابن عمر کہتا ہے میرے دل میں آیا وہ کھجور کا درخت ہے مگر میں نے دیکھا کہ ابوبکر اور عمر نے جواب نہیں دیا تو مجھ کو جواب دینے میں کراہت محسوس ہوئی ۔ جب ان لوگوں نے کچھ جواب نہیں دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔ جب ہم اس مجلس سے کھڑے ہوئے تو میں نے اپنے باپ عمر سے کہا،اللہ کی قسم! میرے دل میں آیا تھا کہ میں کہہ دوں وہ کھجور کا درخت ہے۔ اس نے کہا پھر تو نے کہہ کیوں نہ دیا۔ میں نے کہا تم لوگوں نے کوئی بات نہیں کی میں نے آگے بڑھ کر بات کرنا مناسب نہ

جانا۔ اس نے کہا واہ اگر تو اس وقت کہہ دیتا تو مجھ کو اتنے اتنے مال ملنے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔

صحيح البخاري، كِتَاب تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، 1. بَابُ قَوْلِهِ: {كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ}

حديث، : 4698

ملاحظہ فرمایا بس جس طرح اللہ سبحانہ و تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم لوگوں سے علم ہونے کے بعد بھی سوال کرتے ہیں اسی طرح امیرالمومنین علیہ السلام نے بھی سوال کیا ۔

اگر امیرالمومنین علیہ السلام لفظ (مولی) سے سرپرستی، ولایت مراد نہ لیتے تو ان صحابہ سے ضرور کہتے کہ اس حدیث میں میری ولایت کا ذکر نہیں بلکہ محبت کا ذکر ہے ۔

خلاصہ یہ کہ امیرالمومنین علیہ السلام و دیگر صحابہ بھی حدیث غدیر میں لفظ مولی سے مراد ولایت لیتے تھے ۔